F. 6-4 (Edit) /2016 NCPUL Press release

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

jk"Vh; mn Hkk"kk fodkl ifj"kn

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.: urducouncil@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated: 23/04/2016

جوگندر پال کی شخصیت تخلیقی معصومیت کا ایک روشن استعارہ تھی: پروفیسر ارتضیٰ کریم

نئی دہلی: اردو کے ممتاز فکشن نگار جوگندر پال کی رحلت پر چنئی سے ٹیلیفون پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم نے کہا کہ ان کی وفات سے اردو فکشن کے ایک درخشاں باب کا خاتمہ ہوگیا۔ جوگندر پال اردو فکشن میں ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتے تھے۔ انھوں نے اردو فکشن کو ایک نیا اسلوب اور نیا طرز احساس دیا۔ عام انسانوں کے دکھ درد سے ان کا گہرا سروکار تھا۔ مظلوم اور بے کسوں کے مسائل پر انھوں نے کھل کر لکھا، ان کا وژن آفاقی تھا انھوں نے فکشن میں بہت سے تجربے کیے اور ان تجربوں کو قبولیت بھی حاصل ہوئی۔ پروفیسر ارتضیٰ کریم نے جوگندر پال سے اپنے گہرے مراسم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی شخصیت میں بڑی مقناطیسی کشش تھی اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انھوں نے زندگی کی آخری سانس تک بچپن کی معصومیت کو اپنے باطن میں زندہ رکھا، جس کا عکس ان کی تخلیقات میں بھی نظر آتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جوگندر پال گوکہ انگریزی ادب کے پروفیسر تھے مگر انھوں نے اپنی پوری زندگی اردو کے لیے وقف کر دی تھی، اردو ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ وہ مکمل طور پر اردو کلچر میں ڈھلے ہوئے تھے۔ ان کے جیسی مثالی اور مشعل شخصیتیں اردو میں خال خال ہیں۔ قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم نے کہا کہ ان کی تخلیقی شخصیت کا میرے اوپر اتنا گہرا اثر تھا کہ میں نے ان پر ’جوگندر پال ذکر، فکر، فن‘ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی اور یہ ان کا حق تھا کہ پال یقیناً ایک عظیم فنکار تھے جنھوں نے اردو دنیا کو نادید، پار پرے اور خواب رو جیسے ناول دیے اور افسانے اور افسانچوں کے ذریعے اردو کی افسانوی ثروت میں گراں قدر اضافہ کیا۔ فکشن نگاری کے علاوہ انھیں تنقید سے بھی خاص دلچسپی تھی، ان کی کئی تنقیدی کتابیں بھی منظر عام پر آ چکی ہیں۔ پروفیسر ارتضیٰ کریم نے کہا کہ جوگندر پال سے میرے تعلقات اتنے گہرے تھے کہ براہ راست ان کے گھر جا کر پسماندگان کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہتا تھا مگر دورے کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوسکا اس لیے قومی کونسل کے ایک وفد نے ان کے گھر جا کر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور ان کی آخری رسومات میں بھی شرکت کی۔

(رابطہ عامہ سیل)